© rasailojaraid.com

اولیاء اللہ کا خوف

ملا جیونؒ جو سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کے استاد ہیں' ان کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ شہزادے کو فکر ہوئی کہ میں ریشم کا لباس پہنوں۔ یاد رکھو! کہ جو چیز مردوں پر حرام کی گئی ہے وہ چیز چھوٹے بچوں کے لئے بھی حرام ہے اور جو چیز عورتوں کے لئے ناجائز ہے وہ چھوٹی بچیوں کے لئے بھی ناجائز ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تو بچے ہیں ان کو کیا؟ چلو تماشا دکھلاؤ' ان کو ریشمی لباس پہنادو۔ اور یہ نہیں جانتے کہ وہ تو بچے ہیں نابالغ ہیں ان کو گناہ نہ ہو' نہ سہی لیکن آپ تو مکلف ہیں' آپ مجرم بن رہے ہیں' خالص ریشم بچوں کے لئے بھی حرام ہے اور مردوں کے لئے بھی حرام ہے' دنیا میں جو خالص ریشم پہنے گا اس کو جنت میں ریشم کا لباس نہیں ملے گا' یہاں پہنتے ہو تو پہن لو وہاں محروم ہو جاؤ گے۔ بہر کیف شہزادے کو ریشمی کپڑا پہننے کا خیال پیدا ہوا تو دربار میں جو مولوی لوگ ملازم تھے ان سے شہزادے نے جواز کا فتویٰ چاہا تو ان لوگوں نے کہہ دیا۔ ہاں! بادشاہ کے لئے جائز ہے پہن سکتے ہیں' اور ادھر ادھر کر کے بات بنادی مگر شہزادے نے کہا کہ جب تک ملا جیونؒ اس فتوے پر دستخط نہیں کریں گے میں ریشم استعمال نہیں کروں گا۔

ملا جیونؒ کے پاس جب فتویٰ کو لے گئے تو انہوں نے کہہ دیا ''مفتی و مستفتی ہر دو کافر اند'' فتویٰ دینے والا اور فتویٰ پوچھنے والے دونوں مجرم ہیں' اور دونوں کافر ہو گئے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ جس چیز کو حرام فرمادیں اس کو حلال قرار دینا صریح جرم ہے اور کھلا ہوا کفر ہے۔ اب کیا تھا لوگوں نے جاکر دربار میں شکایت پہنچادی کہ ملا جیونؒ نے تو ایسی سخت بات کہہ دی۔ بس کیا تھا جلاد مقرر کردیئے گئے اور بادشاہ نے حکم دے دیا کہ ملا جیون کا سر قلم کرلیا جائے۔

اب ذرا علماء ربانی کا حال سنئے۔ یہاں تو جلاد تعینات کردیئے گئے۔ اور وہاں ملا جیونؒ سے لوگوں نے جاکر کہا کہ حضرت آپکے قتل کیلئے جلاد مقرر کردیئے گئے' انہوں نے فرمایا کہ میں نے کیا جرم کیا ہے؟ کیا یہی جرم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پیش کردی اور آپکی حرام کی ہوئی چیز کو حلال قرار دینے سے منع کردیا؟ اچھا تو لاؤ میں بھی وضو کر کے تیار ہو جاؤں اسلئے کہ وضو مومن کا ہتھیار ہے انکو بھی جوش آگیا کہ میں بھی ایمانی ہتھیار سے تیار ہو جاؤں اور اسی کیفیت میں وضو کرنا شروع کردیا۔ لوگ دوڑے ہوئے دربار میں پہنچے اور کہا کہ ملا جیون کو جوش آگیا اور آپکے مقابلہ کیلئے وضو کر کے تیار ہو رہے ہیں' اب خیر نہیں ہے۔ یہ سن کر بادشاہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور آکر معذرت کی ــــ آپ جانتے ہیں کہ بادشاہ کیوں ڈر گیا؟ وہ سمجھ گیا کہ ملا جیون اللہ کے ولی ہیں' ان کی خفگی میں ہماری خیر نہیں' کیونکہ اللہ کے ولیوں کو جو ستاتا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس سے خود انتقام لیں گے۔ حدیث قدسی ہے: من عادیٰ لی ولیا فقد آذنته بالحروب یعنی جو میرے ولی سے عداوت رکھے اس سے میں اعلانِ جنگ کرتا ہوں' وہ مجھ سے لڑنے کیلئے تیار ہو جائے۔ عالم ربانی کا یہی مقام ہے کہ اس کی زبان پر ہمیشہ قول حق ہی رہتا ہے۔

قول جو حق تھا وہی لب پر رہا حلق میرا گو تہ خنجر رہا (بشکریہ تعمیر حیات)

© rasailojaraid.com